نواں اجلاس

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ یکشنبہ - مورخہ ۵ - جولائی ۱۹۸۷ء

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱-	**آغاز کارروائی۔** تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲-	**وقفہ سوالات** نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	۲
۳-	**اعلانات** رخصت کی درخواستیں	۲۴
۴-	بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ اکتوبر ۱۹۸۶ء کو واپس لینے کی استدعا (منجانب وزیر بلدیات)	۲۷
۵-	گورنر بلوچستان کا حکم۔	۳۰

جلد نہم

شمارہ یازدہم

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا نواں اجلاس

اسمبلی کا اجلاس بروز یکشنبہ مورخہ ۵ جولائی ۱۹۸۷ء
بوقت دس بجے صبح زیر صدارت ملک محمد سرور خان کاکڑ۔ اسپیکر
صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک

ترجمہ: از قاری سید حماد کاظمی

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۰

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ
وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا ۚ ۔۔۔۔ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ
خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا ۰

صدق اللہ العظیم۔ (پ ۵ ع ۱۰) (النساء آیت ۹۲-۹۳)

اور یہ کسی مومن کی شایان نہیں کہ وہ کسی مومن کو قتل کر دے مگر بجز اس کے کہ غلطی سے
ایسا ہو جائے / اور جو کوئی کسی مومن غلطی سے قتل کر ڈالے تو ایک مسلمان غلام آزاد کرنا اس پر واجب ہے / ۔۔۔
اور جو کوئی کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کی سزا جہنم ہے / جس میں وہ ہمیشہ پڑا رہے گا،
اور اللہ اس پر غضبناک ہو گا۔ اور اس پر لعنت کرے گا۔ اور اس کے لیئے عذاب عظیم تیار رکھے گا۔

(وما علینا الا البلاغ)

وقفہ سوالات

مسٹر اسپیکر:- اب وقفہ سوالات ہے
پہلا سوال میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب کا ہے ۔

۵۱۷۔ میر عبدالکریم نوشیروانی

کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے کے سنیئر آفیسر چیئرمین سکریٹری اور کنٹرولر ڈیپوٹیشن پر آئے تھے ۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کی ڈیپوٹیشن کی میعاد اگست ۱۹۸۶ء کو ختم ہو گئی تھی لیکن وہ ابھی تک بورڈ میں سروس کر رہے ہیں ۔

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

مس پری گل آغا
(وزیر تعلیم)

(الف) یہ درست ہے کہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کے سنیئر افسران یعنی چیئرمین سکریٹری اور کنٹرولر محکمہ تعلیم سے ڈیپوٹیشن پر تعینات کیا گیا ہے۔

(ب) موجودہ چیئرمین بورڈ کی تعیناتی ۱۴ فروری ۱۹۸۵ء کو عمل میں لائی گئی تھی بلوچستان بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن آرڈیننس ۱۹۷۷ء کی شق ۱۵ (۲) کے تحت چیئرمین ابتدا میں تین سال کے لئے متعین کیا جاتا ہے۔ موجودہ چیئرمین اپنی مدت ۱۳ فروری ۱۹۸۸ء کو پوری کریں گے ۔ تاہم یہ درست ہے کہ سکریٹری اور کنٹرولر

اپنی ڈیپوٹیشن کی موجودہ مدت علی الترتیب ۲۱ اگست ۱۹۸۶ء اور ۱۹ اگست ۱۹۸۶ء کو مکمل کر چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک وہ بورڈ میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ کہ چیئرمین صاحب نے فی الحال اپنی مقررہ مدت پوری نہیں کی جہاں تک سکریٹری اور کنٹرولر امتحانات کی ڈیپوٹیشن مدت کے خاتمے کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں وضاحت کی جاتی ہے کہ سابقہ سکریٹری حافظ محمد شفیع اور کنٹرولر مسٹر عبدالحق کاسی کو سابقہ حکومت کے دوران ملازمت سے الگ کر دیا گیا تھا۔ تاہم سابقہ مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر/گورنر نے اپنے آخری دور میں ان افراد کو معاف کر کے ملازمت پر بحال کر دیا جس کے نتیجے کے طور پر ان کی اپنی اصلی آسامیوں پر تعیناتی کے لئے تجویز اگست ۱۹۸۶ء میں مجاز حکام کو پیش کر دی گئی تھی۔ لیکن حکام نے محسوس کیا کہ ان افراد کو ان کی اصلی آسامیوں پر مقرر نہیں کیا جانا چاہیئے۔ اس ضمن میں آخری فیصلہ چند روز پہلے محکمہ تعلیم میں موصول ہوا ہے اس وجہ سے موجودہ سکریٹری اور کنٹرولر کو ڈیپوٹیشن مدت ختم ہونے کے باوجود اپنے فرائض کی انجام دہی جاری رکھنی پڑی۔ حکومت کے نئے احکامات کی روشنی میں محکمہ تعلیم ضروری اقدامات بہت جلد عمل میں لا رہا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی :- (پوائنٹ آف آرڈر)

جناب والا! وزیر صاحبہ جواب میں دیئے گئے ہندسے انگریزی میں پڑھ رہی ہیں۔ وہ اردو اور انگریزی کو مکس تو نہ کریں۔

وزیر تعلیم کوئی فرق نہیں پڑتا۔ سوال کا جواب تو ہے۔ آپ ذرا آرام سے سنیں۔ میرے بھائی پہلے سنیں پھر بولیں۔

مسٹر اسپیکر:- آپ اسپیکر سے مخاطب ہو کر بات کریں ۔ یہ اسمبلی کو ٹریڈیشن ہے کہ کوئی ممبر کھڑے ہو کر پوائنٹ پر بولیں۔ تو آپ کو غصہ نہیں کرنا چاہیئے ۔ اسمبلی میں ایسا نہیں ہوتا ۔ پوائنٹ آف پر کھڑا ہونا ہر ممبر کا حق ہے ۔ ایک مرتبہ بات ختم ہونے دیں پھر آپ بات کریں۔ آپکو غصہ نہیں آنا چاہیئے ۔

وزیر تعلیم:- جناب والا ! ایک دفعہ وہ پورا جواب تو سُن لیں اس کے بعد پوچھیں ۔

مسٹر اسپیکر:- جیسا میں نے پہلے کہا یہ ہر ممبر کا حق ہے کہ وہ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہو سکتے ہیں ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:- جناب والا ! وزیر صاحبہ اگر نہیں پڑھ سکتی ہیں۔ تو ان کے پارلیمانی سکریٹری بیٹھے ہوئے ہیں وہ جواب دیں ۔

وزیر تعلیم:- میں کس لئے ہوں ؟ میں اپنا جواب خود دوں گی ۔ میں پوری طرح تیار ہوں

میر عبدالکریم نوشیروانی:- (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! آج وزیر صاحبہ لڑنے کے موڈ میں ہے ؟

وزیر تعلیم:۔ جناب اسپیکر ! اگر وہ غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کرتے ہیں تو آپ ان کو کچھ نہیں کہتے لیکن جب ہماری باری آتی ہے تو۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:۔ جناب اسپیکر صاحب ! کوئی منسٹر اسپیکر صاحب کے ساتھ بحث نہیں کر سکتے ۔

مسٹر اسپیکر:۔ منسٹر صاحبہ اپنا جواب پڑھیں ۔

وزیر تعلیم:۔ جناب اسپیکر ! میں وزیر ہونے کے ساتھ اسمبلی کی ممبر بھی ہوں ۔ یہ میرا حق ہے ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:۔ بحث کرنا صرف جناب اسپیکر کا حق ہے ۔ منسٹر کا حق نہیں ۔

مسٹر اسپیکر:۔ آپ اپنا جواب پڑھیں ۔

وزیر تعلیم:۔ معزز رکن کم از کم جواب تو سنیں ۔ ابھی تو جواب ختم بھی نہیں ہوا میرے بھائی اتنا تو نہ اچھلو ۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:۔ ضمنی سوال:۔ جناب والا میں وزیر صاحبہ

سے پوچھنا چاہتا ہوں جن دو اشخاص کو بورڈ سے نکالا گیا ہے۔ ان پر دو لاکھ ستر ہزار روپے کا بلیم ہے۔ اس کا فیصلہ کب ہوگا۔؟ یا ان کو مزید میعاد دیں گے۔

وزیر تعلیم:- جناب اسپیکر! جیسا کہ میں پہلے جواب میں بتا چکی ہوں کہ یہ کیس ہم سے پہلے چل رہا تھا اور ہم کیس کے دوران ان کو نکال تو نہیں سکتے ہیں جب تک ثبوت نہ ہو جائے۔ اور جب ان الزامات کے لئے ثبوت مل جائیں گے تو خود بخود نکال دیئے جائیں گے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:- یہ ثبوت کب تک مل جائیں گے۔؟

مسٹر اسپیکر:- آپ ان پر بہت مہربان ہیں۔

وزیر تعلیم:- جناب والا! مہربانی کی بات نہیں ہے۔ ہم یہ تو نہیں کر سکتے ہیں کہ ہر وقت ملازمین کو نکالتے رہیں۔ کیس میں کئی چیزوں کو دیکھنا پڑتا ہے۔ اور پھر فیصلہ ہوتا ہے۔ نیز ممبر صاحب جو غیر پارلیمانی الفاظ بولتے رہتے ہیں ان کا بھی خیال کریں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:- جناب والا! میں بحث نہیں کرنا چاہتا۔ اور معزز وزیر صاحبہ بحث نہ کریں صرف سوال کا جواب دیں۔

آغا عبدالظاہر:۔ جناب والا! اس ہاؤس میں کسی ممبر کو ایک دوسرے سے مخاطب نہیں ہونا چاہیئے۔ صرف اسپیکر کو مخاطب کرنا چاہیئے۔

مسٹر اسپیکر:۔ (وزیر تعلیم سے مخاطب ہوتے ہوئے) آپ وزیر ہیں آپ کو صحیح جواب دینا چاہیئے اور کسی کو نام لے کر مخاطب نہیں کرنا چاہیئے

وزیر تعلیم:۔ جناب والا! میں سوال کا جواب دے رہی ہوں وہ سنیں تو سہی۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:۔ جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ان اشخاص کو ڈیپوٹیشن پر رکھا گیا تھا۔ ان پر اب کیس ہے اس کیس کا فیصلہ کب ہوگا، مارشل لاء کو گئے ہوئے بھی دو سال سے زائد عرصہ ہو گیا ہے۔ اب ان کے لئے کیا اقدام کر رہے ہیں۔

وزیر تعلیم:۔ جناب والا! مارشل لاء کے دوران ان پر الزامات لگائے گئے تھے۔ میں ان الزامات کو کن قواعد کے تحت ختم کردوں کونسے رولز ہیں جب تک ہمیں ان کے متعلق ٹھوس ثبوت نہ ملے تو ہم کس طرح سے ان کو نکال سکتے ہیں۔؟

میر عبدالکریم نوشیروانی:۔ جناب اسپیکر:۔ مجھے پتہ نہیں چل رہا ہے کہ ان کا فیصلہ کب ہوگا اور اس کے لئے کتنا عرصہ درکار ہوگا۔

میر فتح علی عمرانی:- جناب والا! حافظ محمد شفیع اور عبدالحق کو مارشل لاء کے تحت نکالا گیا تھا اور اب وزیر تعلیم ان کو دوبارہ رکھ رہی ہیں اور مارشل لاء نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ دوبارہ بورڈ میں نہیں لگ سکتے ہیں۔ پتہ نہیں کہ پری گل صاحبہ مہربان ہے اب ان کو دوبارہ رکھ رہی ہیں۔

وزیر اعلیٰ:- جناب والا! مارشل لاء کا صرف یہ کیس نہیں ہے بہت سے کیس ہیں جن کو پہلے مارشل لاء کے تحت سزا دی گئی تھی۔ لیکن بعد میں جب ان افراد نے درخواست دی رحم کی اپیل کی یا نظر ثانی کی اپیل کی تو پھر گورنر بلوچستان نے مارشل لاء کے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے ایسے افراد کو بحال کر دیا ہے۔ چونکہ یہ معاملہ گورنمنٹ سروس کا ہے اور ان کا سوال یہ ہے کہ چونکہ مارشل لاء حکومت نے ان کو اپنے دور حکومت میں بحال کر دیا اور انہوں نے اپنے مارشل لاء کے دوران ہی بحال کر دیا تھا۔ میں اس ایوان کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ ان افراد پر جن پر اپنی ملازمت کے دوران الزامات لگے تھے۔ اور انہیں الزامات کی بنیاد پر ان کو سزائیں بھی دی گئی ہوں اگرچہ ان کو بعد میں معاف کر دیا گیا معافی تو اپنی جگہ پر ہے۔ لیکن میں صرف اتنا ضرور کہتا ہوں کہ ان کو اپنی اصل والی جگہ پر نہیں رہنا چاہیئے جہاں پہلے وہ تعینات تھے ان کو وہاں پر نہیں لگایا جائے گا۔ ہم اس بات پر غور کر رہے ہیں۔ میں ہاؤس کے معزز اراکین کو یقین دلاتا ہوں کہ کسی کے ساتھ بے انصافی نہیں ہو گی۔ ہم انشاءاللہ حق و انصاف کا پلڑا بھاری رکھیں گے (تالیاں)

مسٹر اسپیکر :- اگلا سوال

*۵۱۸ **میر عبدالکریم نوشیروانی :-**
کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ
گزشتہ ۳ سالوں میں بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سکینڈری ایجوکیشن کے مختلف امتحانات میں طالب علموں نے کتنی بار واک آوٹ کیا ہے کیا ایسے طلباء کا دوبارہ امتحان لیا گیا یا نہیں تفصیل دیجائے ۔

وزیر تعلیم :- گزشتہ تین سالوں میں بورڈ کے امتحانات میں طلباء نے چار مرتبہ واک آوٹ کیا امتحانات کی تفصیل یہ ہے ۔

۱- انٹرمیڈیٹ سالانہ ۱۹۸۵ء لورالائی سنٹر } حکومت بلوچستان کی ہدایت پر دوبارہ
۲ انٹرمیڈیٹ سالانہ ۱۹۸۶ء اوستہ محمد سنٹر } امتحان لیا گیا ۔
۳ پولی ٹیکنک سالانہ امتحان ۱۹۸۶ء کوئٹہ سنٹر } یہ معاملہ امتحانات کمیٹی کے سامنے رکھا گیا پرچے کورس کے مطابق تھے اس لئے طلباء کا اعتراض مسترد کیا گیا
۴- میٹرک سالانہ امتحان ۱۹۸۷ء مانجھی پور سنٹر } مانجھی پور سنٹر میں حکومت کی ہدایت پر دوبارہ امتحان لیا گیا

میر عبدالکریم نوشیروانی :- (ضمنی سوال) جناب والا ! ان چار سینٹروں میں صرف واک آوٹ ہوا ہے اس کا مطلب ہے باقی سنٹروں میں تو نہیں ہوا ہے ۔

وزیر تعلیم:۔ جناب والا! جب امتحان ہو رہا ہوتا ہے تو امتحان لینے والے لڑکوں سے کچھ نقل پکڑتے ہیں۔ جن کے پاس پرچیاں ہوتی ہیں۔ جب ان کو پکڑا جاتا ہے تو وہ شور مچاتے ہیں۔ اور واک آؤٹ کر جاتے ہیں یہ مسئلہ ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی:۔ آپ اس کے لئے کیا اقدام کر رہی ہیں؟

وزیر تعلیم:۔ جناب اسپیکر! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اس کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں اور ہم نقل کے رجحان پر پورا کنٹرول کر رہے ہیں۔

پرنس یحییٰ جان:۔ جناب اسپیکر صاحب ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ ہمارے بلوچستان میں تعلیم کا معیار بہت اچھا بھی ہو گیا ہے پہلے تو لڑکے کتابیں ساتھ لے جاتے تھے نقل کا ایک رواج چل نکلا تھا اور بلوچستان میں تعلیم صفر کے صفر ہو کر رہ گئے تھے ان بچوں کو اپنا نام اور اپنے والد کا نام بھی نہیں لکھنا آتا تھا۔

جب سے جام صاحب آئے ہیں اور پری گل صاحبہ وزیر تعلیم بنی ہیں۔ انہوں نے محکمہ تعلیم کو بہتر بنانے کے لئے کافی اقدام کئے ہیں۔ خصوصاً حالات میں نقل کے رجحان کو بالکل بند کر دیا ہے اور لڑکوں کا تعلیم کا

معیار بہت اچھا ہو گیا ہے میں ان کو مبارک باد پیش کرتا ہوں ۔
اس دفعہ قلات میں میٹرک میں صرف تین لڑکے پاس ہوئے ہیں۔

میر ذوالفقار علی مگسی :- (ضمنی سوال) جناب اسپیکر جیسا کہ کہا گیا ہے کہ یہاں تعلیم کا معیار تو واقعی اچھا ہو گیا ہے اور اس سختی ہی کے وجہ سے قلات میں صرف تین لڑکے ہی پاس ہوئے ہیں ۔ پہلے نقل ہوتی تھی زیادہ لڑکے پاس ہوتے تھے ۔ اب تعلیم کا معیار تو کم ہوتا جا رہا ہے صرف تین لڑکے پاس ہوئے ۔ نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔

وزیر تعلیم :- جناب والا ! جب بچے امتحان نہیں دیتے ہیں اور تعلیم کی طرف توجہ نہیں کرتے ہیں تو اس میں میرا کیا قصور ہے ۔ میں کسی کو مجبور تو نہیں کر سکتی ۔

مسٹر اسپیکر :- یہ تو اچھی بات ہے کہ امتحان صحیح طریقہ سے ہوں اور اس کے لئے وزیر تعلیم صاحبہ کوشش بھی کر رہی ہیں ۔

میر محمد نصیر مینگل :-

وزیر صنعت و حرفت :- جناب والا ! امتحان صحیح طریقے سے تو ہو رہے ہیں۔ یہی تو وجہ ہے کہ قلات میں صرف تین لڑکے پاس ہوئے ہیں ۔ اور جو نااہل لڑکے تھے وہ پاس نہیں ہوئے ۔ اس سے تعلیم کا معیار تو اچھا ہو گیا ہے یہ موجودہ حکومت کا کریڈٹ ہے ۔ اور حکومت کے لئے قابل مبارکباد ہے

مسٹر اسپیکر: اگلا سوال

٭۵۱۹ میر عبدالکریم نوشیروانی:-

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

(الف) بلوچستان کے کالجوں کا گزشتہ پانچ سالوں سے سال اول اور سال دوئم کا علیحدہ علیحدہ رزلٹ کتنے فیصد رہا ہے ۔

(ب) کیا صوبہ سندھ اور پنجاب کی طرح اس کارکردگی کا اندراج متعلقہ پرنسپلوں اور لیکچراروں کے سی۔آر میں کردیا گیا ہے یا نہیں تفصیل دیجائے ۔

وزیر تعلیم:-

(الف) صوبے کے مختلف کالجوں کے انٹرمیڈیٹ (سائنس آرٹس) کے نتائج کی فہرست درج ذیل ہے ۔

(ب) سال اول کا امتحان لازمی نہیں ہے ۔ اور طالب علم کی سہولت کے لئے ہوتا ہے اس کے نتائج محکمانہ طور مرتب نہیں کئے جاتے تاہم نتائج کا اندراج متعلقہ لیکچراروں کی سالانہ رپورٹوں میں کیا جاتا ہے ۔ اگر ان کے نتائج بورڈ کے نتائج کے فیصد سے کم ہو تو انہیں باقاعدہ تنبیہ کی جاتی ہے ۔ نیز جن اساتذہ کے نتائج غیر معمولی طور پر اچھے ہوتے ہیں ۔ ان کی نہ صرف حوصلہ افزائی کی جاتی ہے بلکہ نقد انعامات اور شیلڈ بھی دیجاتی ہے ۔ یہ سلسلہ گزشتہ دو سالوں سے جاری ہے اور اس سال کی تقریب انعامات سال کے آخر میں متوقع ہے ۔

ایف اے/ایف ایس سی کے سالانہ امتحان بابت ١٩٨٢ء کے نتائج

نمبر شمار	شرکت کرنیوالے طالب علم کی تعداد	شرکت کرنیوالے طلبہ کی تعداد	پاس شدہ	پاس فیصدی	پاس فیصدی بی آئی ایس ای
١	گورنمنٹ ڈگری کالج سرآب روڈ کوئٹہ	ایف اے ٨٣ ایف ایس سی ١٩٢	٩ ٢٠	١٠٫٨٤٪ ١٠٫٤٢٪	آرٹس ٪ ٢٣٠٤١ سائنس ٪ ٢٦٠٠٦
٢	گورنمنٹ سائنس کالج کوئٹہ	ایف ایس سی ٢٣٠	٨٨	٣٨ ٪	
٣	گورنمنٹ گرلز کالج کوئٹہ	ایف اے ٩٢٩ ایف ایس سی ٨١٢	٧٢٧ ٥٢٩	٧٨٫٢٦٪ ٦٦٫٠٠٥٠٪	
٤	گورنمنٹ ڈگری کالج سبی	ایف اے ١٣ ایف ایس سی ٦٥	٣ ١٩	٢٣٫٠١٪ ٢٩٫٢٣٪	
٥	گورنمنٹ ڈگری کالج خضدار	ایف اے ١١ ایف ایس سی ٥٢	٢ ٢١	١٨٫١٨٪ ٤١٫١٦٪	
٦	گورنمنٹ ڈگری کالج تربت	ایف اے ٢٦ ایف ایس سی ٤١	١١ ٢٢	٤٢٫٣٠٪ ٦٢٫٠٥٪	
٧	گورنمنٹ ڈگری کالج مستونگ	ایف اے ١٧ ایف ایس سی ٣٧	١٣ ١٤	٧٦٫٤٧٪ ٣٧٫٨٣٪	
٨	گورنمنٹ ڈگری کالج اوستہ محمد	ایف اے ٢٢ ایف ایس سی ٣٠	کوئی نہیں ٣	٪ صفر ١٠ ٪	
٩	گورنمنٹ کالج لورالائی	ایف اے ١٦ ایف ایس سی ٥٣	٥ ٣٧	٣١٫٢٥٪ ٦٩٫٨١٪	
١٠	گورنمنٹ انٹر کالج پشین	ایف اے ١٦ ایف ایس سی ٢٧	٤ ٣٧	٢٥ ٪ ٦٩٫٨١ ٪	
١١	گورنمنٹ انٹر کالج چمن	ایف اے ١٠ ایف ایس سی ٢٠	٤ ١٣	٤٠٪ ٦٥ ٪	
١٢	گورنمنٹ انٹر کالج قلات	ایف اے ٢ ایف ایس سی ١٠	٢ ٣	١٠٠ ٪ ٣٠ ٪	
١٣	گورنمنٹ انٹر کالج پنجگور	ایف ایس سی ١٥	٧	٤٧ ٪	ایلمنٹری کالج میں تبدیل کر دیا گیا
١٤	گورنمنٹ انٹر کالج خاران	ایف اے ٨	١	١٢٫٥٪	
١٥	گورنمنٹ انٹر کالج ڈیرہ بگٹی	ایف اے ١	کوئی نہیں	٪ صفر	

ایف اے/ایف ایس سی کے سالانہ امتحانات بابت ۱۹۸۲ء کے نتائج

نمبر شمار	شرکت کرنیوالے طالب علم کی تعداد	شرکت کرنیوالے طلبہ کی تعداد	پاس شدہ	پاس فیصدی	پاس فیصدی بی۔آئی ایس ای
۱۶	گورنمنٹ انٹر کالج دکی	ایف اے ۵	۲	۴۰٪	
۱۷	گورنمنٹ انٹر کالج ہرنائی	ایف اے ۱۵	۶	۴۰٪	
۱۸	گورنمنٹ انٹر کالج جھل مگسی	ایف اے ۶	۲	۳۳٪	
۱۹	گورنمنٹ انٹر کالج بھاگ	ایف اے ۲	کوئی نہیں	٪ صفر	
۲۰	گورنمنٹ انٹر کالج بیلہ	ایف اے ۱۱ ایف ایس سی ۸	″ ″	٪ صفر ٪ صفر	
۲۱	گورنمنٹ گرلز انٹر کالج سبی	ایف اے ۱۰	۳	۳۰٪	
۲۲	گورنمنٹ گرلز انٹر کالج لورالائی	ایف اے ۷	۴	۱۴٫۵۷٪	
۲۳	گورنمنٹ ڈگری کالج ژوب	ایف اے ۱۴ ایف ایس سی ۵۰	کوئی نہیں ۱۳	٪ صفر ۲۶٪	
۲۴	گورنمنٹ انٹر کالج نوشکی	ایف اے ۱۴ ایف ایس سی ۲۶	۴ ۶	۲۸٪ ۲۳٪	
۲۵	گورنمنٹ انٹر کالج کوہلو	کوئی نہیں	کوئی نہیں	کوئی نہیں	
۲۶	گورنمنٹ انٹر کالج بارکھان	ایف اے ۷	۱	۱۴٫۰۲	

ایف اے/ایف اے سی کے سالانہ امتحان بابت ۱۹۸۳ء کے نتائج

نمبر شمار	کالج کا نام	شرکت کرنیوالے طلبہ کی تعداد	پاس شدہ	پاس فیصدی	پاس فیصدی بی، آئی ایس ای
۱	گورنمنٹ ڈگری کالج سرآب روڈ کوئٹہ	ایف اے ۱۴۹ ایف ایس سی ۱۳۱	۱۱ ۱۴	٪ ۸٫۳۲ ″ ۱۰٫۶۸	آرٹس ٪ ۲۳ سائنس ٪ ۳۶٫۰۶
۲	گورنمنٹ سائنس کالج کوئٹہ	ایف ایس سی ۲۵۷	۱۰۳	″ ۴۰	
۳	گورنمنٹ گرلز کالج کوئٹہ	ایف اے ۲۱۶ ایف ایس سی ۱۴۲	۷۷ ۴۹	″ ۳۶ ″ ۳۵	
۴	گورنمنٹ ڈگری کالج سبی	ایف اے ۰۷ ایف ایس سی ۳۸	۰۱ ۲	″ ۱۴٫۲۳ ″ ۵٫۲۶	

ایف اے / ایف ایس سی کے سالانہ امتحانات بابت ۱۹۸۳ کے نتائج

نمبر شمار	کالج کا نام	شرکت کرنیوالے طلبہ کی تعداد		پاس شدہ	پاس فیصدی	پاس فیصدی بی۔آئی۔ایس۔ای۔
۵	گورنمنٹ ڈگری کالج خضدار	ایف اے ایف ایس سی	۳۸ ۲۲	۱۲ ۲	۲۶٫۵٪ ۹۸٫۱ ٪	
۶	گورنمنٹ ڈگری کالج تربت	ایف اے ایف ایس سی	۶۳ ۳۳	۲۸ ۱۶	۴۴٫۴۴ ٪ ۴۸ ٪	
۷	گورنمنٹ ڈگری کالج مستونگ	ایف اے ایف ایس سی	۴۰ ۱۵	۲۶ ۳	۶۵ ٪ ۸٫۵۷	
۸	گورنمنٹ ڈگری کالج ادستہ محمد	ایف اے ایف ایس سی	۷۰ ۲۲	۶ ۴	۲۰ ٪ ۱۸ ٪	
۹	گورنمنٹ ڈگری کالج لورالائی	ایف اے ایف ایس سی	۶۱ ۱۴	۱۷ ۴	۲۸ ٪ ۲۸٫۵۷ ٪	
۱۰	گورنمنٹ انٹر کالج پشین	ایف اے ایف ایس سی	۱۰۱ ۱۸	۵۹ ۱	۵۸٫۴۱ ٪ ۵٫۵ ٪	
۱۱	گورنمنٹ انٹر کالج چمن	ایف اے ایف ایس سی	۳۶ ۸	۴ ۴	۱۱٫۱ ٪ ۵۰ ٪	
۱۲	گورنمنٹ انٹر کالج قلات	ایف اے	۲۴	۱۰ —	۴۱٫۶۶ ٪ —	
۱۳	گورنمنٹ انٹر کالج پنجگور	ایف اے ایف ایس سی	۹	۱	۱۱٫۱۱ ٪	
۱۴	گورنمنٹ انٹر کالج خاران	ایف اے	۲۷ ۵	۶ —	۲۲٫۲۲ ٪ —	
۱۵	گورنمنٹ انٹر کالج ڈیرہ بگٹی	″ ″	۱	—	—	
۱۶	گورنمنٹ انٹر کالج دکی	″ ″	۰۳	۱	۲۳٫۲۲ ٪	
۱۷	گورنمنٹ انٹر کالج ہرنائی	″ ″	۸	۳	۴۳ ٪	
۱۸	گورنمنٹ انٹر کالج جھل مگسی	″ ″	۶	—	—	
۱۹	گورنمنٹ انٹر کالج بھاگ	″ ″	۶	-	-	
۲۰	گورنمنٹ انٹر کالج بھاگ	ایف اے ایف ایس سی	۶ —	۲ —	۳۴ ٪ —	

۲۱	گورنمنٹ گرلز انٹر کالج سبی	ایف اے	۱۰	۵	٪ ۵۰ 〃
۲۲	گورنمنٹ گرلز انٹر کالج لورالائی	〃	۸	۲	۲۵ 〃
۲۳	گورنمنٹ ڈگری کالج ژوب	ایف اے	۱۵	۳	۳۰ 〃
		ایف ایس سی	۱۲۶	۳۷	۲۹٫۲۷ 〃
۲۴	گورنمنٹ انٹر کالج نوشکی	ایف اے	—	—	
		ایضاً ایس سی	۱۱	۴	۳۶٫۳۶ 〃
۲۵	گورنمنٹ انٹر کالج کوہلو	ایف اے	۳	۱	۳۳٫۳۳ 〃
۲۶	گورنمنٹ انٹر کالج بارکھان	ایف اے	۴	۲	۵۰ 〃

ایف اے / ایف ایس سی کے سالانہ امتحان بابت ۱۹۸۴ کے نتائج

نمبر شمار	کالج کا نام	شرکت کرنیوالے طالب علم کی تعداد		پاس شدہ	پاس فیصدی	پاس فیصدی بی۔آئی۔ایس۔ای
۱	گورنمنٹ ڈگری کالج سریاب روڈ کوئٹہ	ایضاً اے	۱۷۹	۱۴	٪۷٫۸۲	FA ٪۱۴٫۵۵
		ایف ایس سی	۱۶۵	۱۱	٪۶٫۶۶	FSC ٪۲۸٫۵
۲	گورنمنٹ سائنس کالج کوئٹہ	ایف ایس سی	۳۵۳	۸۲	٪۲۳٫۲۲	〃
۳	گورنمنٹ گرلز کالج کوئٹہ	ایف اے	۲۹۸	۹۳	٪۳۴	〃
		ایضاً ایس سی	۱۴۲	۵۲	٪۳۷	〃
۴	گورنمنٹ کالج سبی	ایضاً اے	۱۷	۱	٪۵٫۹	〃
		ایف ایس سی	۷۵	۷	٪۱۲٫۲۸	〃
۵	گورنمنٹ کالج خضدار	ایف اے	۱۳	۳	٪۲۳	〃
		ایضاً ایس سی	۸۶	۲۰	٪۲۴	〃
۶	گورنمنٹ کالج مستونگ	ایف اے	۹	۲	٪۲۲٫۲۲	〃
		ایضاً ایس سی	۳۷	۱۰	٪۲۷٫۰۳	〃
۷	گورنمنٹ کالج اوستہ محمد	ایضاً اے	۱۴	۲	٪۱۵	〃
		ایضاً ایس سی	۶۵	۲۳	٪۳۶	〃
۸	گورنمنٹ کالج ژوب	ایف اے	۹	۶	٪۱۱٫۱۱	〃
		ایضاً ایس سی	۴۲	۲۲	٪۲۵٫۰۴	〃
۹	گورنمنٹ کالج تربت	ایف اے	۳۷	۱۳	٪۲۳٫۱۵	〃
۱۰	گورنمنٹ کالج لورالائی	ایف اے	۲۳	۵	٪۲۱٫۷۳	〃
		ایف ایس سی	۱۰۵	۵۷	٪۵۴٫۲۸	〃
۱۱	گورنمنٹ کالج پشین	ایف اے	۳۳	کوئی نہیں	٪ صفر	〃

۱۲	گورنمنٹ کالج چمن	ایف اے ایف ایس سی	۵ ۲۲	کوئی نہیں	٪ صفر	″
۱۳	گورنمنٹ کالج نوشکی	ایف اے ایف ایس سی	۱۶ ۲۶	کوئی نہیں ۲	٪ ۵۴ ٪ صفر ٪ ۷۷	″ ″ ″
۱۴	گورنمنٹ کالج بارکھان	ایف اے	۲	۲	٪ ۱۰۰	″
۱۵	گورنمنٹ کالج ڈیرہ بگٹی	ایف اے	۱	۱	٪ ۱۰۰	″
۱۶	گورنمنٹ کالج دکی	ایف اے	۳	کوئی نہیں	٪ صفر	″
۱۷	گورنمنٹ کالج کوہلو	ایف اے	۱	″	٪ صفر	″
۱۸	گورنمنٹ کالج جھل مگسی	ایف اے	۱	″		″
۱۹	گورنمنٹ کالج پنجگور	ایف اے ایف ایس سی	۷ ۶	۴ ۳	٪ ۵۷ ٪ ۵۰	″
۲۰	گورنمنٹ کالج ہرنائی	ایف اے ایف ایس سی	۱۰ ۷	۶ ۴	٪ ۶۰ ٪ ۵۷	″
۲۱	گورنمنٹ کالج خاران	ایف اے	۷	کوئی نہیں	٪ صفر	″
۲۲	گورنمنٹ کالج بیلہ	ایف اے ایف ایس سی	۱۰ ۱۱	۲ ۸	٪ ۲۲ ٪ ۷۲	″ ″
۲۳	گورنمنٹ کالج بھاگ	ایف اے	۶	کوئی نہیں	٪ صفر	″
۲۴	گورنمنٹ گرلز کالج سبی	ایف اے ایف ایس سی	۱۹ ۰۸	۲ ۲	٪ ۱۰٫۵ ٪ ۲۵	″ ″
۲۵	گورنمنٹ گرلز کالج لورالائی	ایف اے	۱۶	۱۳	٪ ۷۲	″

ایف اے / ایف ایس سی کے سالانہ امتحانات ۱۹۸۵ء کے نتائج

نمبر شمار	کالج کا نام	شرکت کرنیوالے طلبہ کی تعداد		پاس شدہ	پاس فیصدی	پاس فیصدی بی۔ آئی۔ ایس۔ ای
۱-	گورنمنٹ سائنس کالج کوئٹہ	ایف ایس سی	۲۷۸	۷۴	٪ ۲۶٫۱۶	٪ ۲۵٫۸۸
۲	گورنمنٹ ڈگری کالج کوئٹہ	ایف اے	۱۴۴	۷	٪ ۴٫۸۲	٪ ۱۶٫۲۷
۳	گورنمنٹ ڈگری کالج مستونگ	ایف اے ایف ایس سی	۴ ۳۳	کوئی نہیں ۵	٪ صفر ٪ ۱۵	

۴	گورنمنٹ ڈگری کالج اوستہ محمد	ایف اے ایف ایس سی	۱۲ ۶۰	۳ ۳۸	۲۵٪ ۶۳٪
۵	گورنمنٹ ڈگری کالج خضدار	ایف اے ایف ایس سی	۲۱ ۱۰۴	۱ ۱۶	۵٪ ۱۵،۳۸٪
۶	گورنمنٹ ڈگری کالج تربت	ایف ایس سی	۷۸	۱۲	۱۵ .۰۴
۷	گورنمنٹ انٹر کالج پشین	ایف اے ایم) ایف ایس سی	۲۴ ۲۱	۱ ۴	۴.۱۷٪ ۴.۷۲٪
۸	گورنمنٹ انٹر کالج چمن	ای) ایف اے " "	۱۵ ۰۵	۲ کوئی نہیں	۱۳.۳۳٪ ٪ صفر
۹	گورنمنٹ انٹر کالج ڈیرہ بگٹی	ایف اے ایف اے	۰۲ ۱۸	۱ ۳	۵۰۰٪ ۱۶.۶۶٪
۱۰	گورنمنٹ انٹر کالج نوشکی	ایف ایس سی	۳	کوئی نہیں	٪ صفر
۱۱	گورنمنٹ انٹر کالج بارکھان	کوئی نہیں		〃	〃
۱۲	گورنمنٹ انٹر کالج خاران	ایف اے ایف اے	۱۳ ۵	〃 〃	〃 〃
۱۳	گورنمنٹ انٹر کالج ہرنائی	ایف ایس سی	۱۲	۸	۵۰٪
۱۴	گورنمنٹ انٹر کالج بھاگ	ایف اے	۷	۵	۷۱.۴۲٪
۱۵	گورنمنٹ انٹر کالج جھل مگسی	ایف اے	۱	۱	۱۰۰٪
۱۶	گورنمنٹ انٹر کالج دکی	کوئی نہیں		کوئی نہیں	کوئی نہیں
۱۷	گورنمنٹ انٹر کالج سبی	ایف اے ایف سی ایس	۱۹ ۶۱	۱ ۴	۵.۵٪ ۶.۳۴٪
۱۸	گورنمنٹ ڈگری کالج ژوب	ایف اے ایف ایس سی	۷ ۴۱	کوئی نہیں ۹	٪ صفر ۲۱.۹۰٪
۱۹	گورنمنٹ ڈگری کالج لورالائی	ایف اے ایف ایس سی	۲۱ ۱۱۲	کوئی نہیں ۲	٪ صفر ۱.۷۱٪
۲۰	گورنمنٹ ڈگری کالج بیلہ	ایف اے ایف ایس سی	۲۰ ۱۰	۸ ۴	۴۰٪ ۴۰٪
۲۱	گورنمنٹ گرلز کالج سبی	ایف اے ایف ایس سی	۸ ۸	۳ ۳	۳۷.۵٪ ۳۷.۵٪
۲۲	گورنمنٹ گرلز کالج لورالائی	ایف ایس سی	۹	۹	۱۰۰٪
۲۳	گورنمنٹ گرلز کالج کوئٹہ	ایف اے	۲۰۵	۸۵	۲۸٪

۲۴	گورنمنٹ انٹر کالج پنجگور	ایف ایس سی	۱۴۳	۶۶	۳۶٪
۲۵	گورنمنٹ انٹر کالج کوہلو	ایف اے	۶	۳	۵۰٪
		ایف ایس سی	۳۰	۷	۳۵٪
			—	—	—

ایف اے/ایف ایس سی کے سالانہ امتحان بابتہ ۱۹۸۶ء کے نتائج

نمبر شمار	کالج کا نام	شرکت کرنے والے طلبہ کی تعداد		پاس شدہ	پاس فیصدی	پاس فی صدی بی۔ آئی۔ ایس۔ ای
۱	گورنمنٹ ڈگری کالج کوئٹہ	ایف اے	۱۵۰	۰۸	۵.۳۳ فیصد	سائنس ۲۰۰۷ فیصد
		ایف ایس سی	۱۳۵	۰۴	۲.۹۶ ٪	آرٹس ۲۵ ۱۳۰ ٪
۲	گورنمنٹ سائنس کالج کوئٹہ	ایف ایس سی	۳۳۲	۴۵	۱۴ر فیصد	—
۳	گورنمنٹ گرلز کالج کوئٹہ	ایف اے	۲۴۵	۸۷	۳۵،۵ ٪	—
		ایف ایس سی	۱۵۶	۸۵	۳۵،۸۹ ٪	—
۴	گورنمنٹ ڈگری کالج تربت	ایف اے	۳۴	۰۷	۲۰ فیصد	—
		ایف ایس سی	۶۲	۳۰	۴۵ ٪	—
۵	گورنمنٹ ڈگری کالج سبی	ایف اے	۱۲	نل	صفر ٪	—
		ایف ایس سی	۵۴	۱۱	۲۰ ٪	—
۶	گورنمنٹ ڈگری کالج اوستہ محمد	ایف اے	۱۵	نل	صفر ٪	—
		ایف ایس سی	۷۵	۰۵	۰۷ ٪	—
۷	گورنمنٹ ڈگری کالج لورالائی	ایف اے	۲۲	نل	صفر ٪	—
		ایف ایس سی	۸۴	۰۷	۸.۳۳ ٪	—
۸	گورنمنٹ ڈگری کالج خضدار	ایف اے	۷	نل	صفر ٪	—
		ایف ایس سی	۶۲	۰۳	۵ ٪	—
۹	گورنمنٹ ڈگری کالج مستونگ	ایف اے	۱۱	نل	صفر ٪	—
		ایف ایس سی	۱۹	۰۲	۱۰.۵۲ ٪	—
۱۰	گورنمنٹ ڈگری کالج تربت	ایف اے	—	—	—	—
		ایف ایس سی	۲۸	۱۰	۲۵.۰۷ ٪	—
۱۱	گورنمنٹ انٹر کالج پشین	ایف اے	۱۴	نل	صفر	—
		ایف ایس سی	۲۷	۰۳	۱۱.۱۱ ٪	—
۱۲	گورنمنٹ انٹر کالج چمن	ایف اے	۰۶	۰۲	۳۳ ٪	—
		ایف ایس سی	۳۲	۰۴	۱۲.۵۰ ٪	—
۱۳	گورنمنٹ انٹر کالج نوشکی	ایف اے	۱۶	۰۳	۱۸.۰۷ ٪	—
		ایف ایس سی	۲۵	۰۴	۱۶.۰۰ ٪	—
۱۴	گورنمنٹ انٹر کالج بارکھان	ایف اے	۰۸	نل	صفر ٪	—
		ایف ایس سی	—	—	— ٪	—

۱۵	گورنمنٹ انٹر کالج دکی	ایف اے	۰۴	نل	صفر	-
۱۶	گورنمنٹ انٹر کالج ڈیرہ بگٹی	ایف اے	۰۱	نل	صفر	-
۱۷	گورنمنٹ انٹر کالج کوہلو	ایف اے		نل	″	″
۱۸	گورنمنٹ انٹر کالج جھل مگسی	ایف اے	۰۸	″	″	″
۱۹	گورنمنٹ انٹر کالج خاران	ایف اے	۰۵	″	″	″
۲۰	گورنمنٹ انٹر کالج ہرنائی	ایف اے	۰۲	″	″	″
		ایف ایس سی	۲۲	۰۳	۱۴	″
۲۱	گورنمنٹ انٹر کالج پنجگور	ایف اے	۲۷	۰۱	۴.۰ ″	″
		ایف ایس سی	۳۶	۰۱	۳.۰ ″	″
۲۲	″ ″ بھاگ	ایف اے	۱۵	نل	صفر	″
		ایف ایس سی	۱۶	۰۱	۶.۲۵ ″	″
۲۳	″ ″ ″ بیلہ	ایف ایس سی	۳۰	۰۱	۳.۳۳ ″	″
۲۴	″ گرلز کالج سبی	ایف اے	۱۴	۰۲	۱۴.۲۵ ″	″
		ایف ایس سی	۱۳	۰۱	۷.۶۱ ″	″
۲۵	″ ″ ″ لورالائی	ایف اے	۱۲	۰۹	۷۵ ″	″
		ایف ایس سی	۱۱	۰۵	۴۵ ″	″

میر عبدالکریم نوشیروانی:۔ جناب والا! معزز ممبر صاحب نے تفصیل کی لسٹ ہمارے سامنے رکھ دی ہے ہمیں تسلی ہے۔ اور انہوں نے کہدیا ہے کہ میں بلوچستان کی بیٹی ہوں۔ تو ہم ان سے کیا سوال کر سکتے ہیں۔

پرنس یحیٰی جان بلوچ:۔ جناب والا! ہمارے کالجز اور یونیورسٹیوں میں یہ ایک جزو سمجھی جاتی ہے کہ وہاں پر کافی سیاست ہے۔ اگر

اگر اس سیاست کو بلوچستان میں بند کر دیا جائے تو عظیم کارنامہ ہوگا اور بلوچستان میں تعلیم کا معیار دوسرے صوبوں کے برابر آجائے گا یہ طلبا جو مختلف انجمنوں میں بی ایس او پی ایس او میں مصروف ہوتے ہیں ان کو پڑھائی میں مصروف ہونا چاہیئے اس پر زیادہ توجہ دی جائے۔ اگر ان کو سیاست سے روکا جائے تو تعلیم کا معیار بلند ہو جائے گا اور ترقی ہو سکے گی۔ بچوں کے نمبر زیادہ آئیں گے۔ تھرڈ ڈویژن ہونے کی وجہ سے دوسرے صوبوں میں ہمارے بچوں کو داخلہ نہیں ملتا ہے۔ لہٰذا سیاست سے ان کو روکا جائے۔

مسٹر اسپیکر:۔ وزیر اعلیٰ اس میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ بہتر جواب دے سکتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد حیدر بلوچ:۔
وزیر مواصلات و تعمیرات

جناب والا! اس مسئلے کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اگر سیاست کو دیکھا جائے تو تعلیمی اداروں میں دوسرے صوبوں میں بھی سیاست ہے۔ اور اگر ان تعلیمی اداروں میں سیاست بند ہو جائے تو ہمارے صوبے میں بھی تعلیم کا معیار بلند ہو جائے گا۔ مشورہ تو ان کا اچھا ہے۔ مگر سیاست ہر جگہ ہے۔ ابھی میں دس پندرہ دن کراچی رہ کر آیا ہوں۔ میں ان سے اتفاق نہیں کرتا ہوں۔ وہاں پر جناح ہسپتال میں میڈیکل کالج ہے جو کئی سالوں سے بند ہے اور یہ کافی عرصہ بند رہتا ہے جب یہ کھلے گا تو اس میں کئی آدمی

مریں گے۔ اس کے اساتذہ میرے دوست ہیں وہ بتا رہے تھے کہ وہاں پر سیاست ہے۔ ایک دفعہ میں دوسرے کالج کی طرف سے آ رہا تھا وہاں پر بھی ہنگامے ہو رہے تھے لڑکے گاڑیاں روک کر ان کو پتھر مار رہے تھے۔

ان کالجز سے ایک پروفیسر الانی صاحب کا تبادلہ کیا تو اس پر بھی لڑکے ہنگامے کر رہے تھے۔ ایک کالج سے دوسرے کالج میں پروفیسر کے تبادلے پر بھی یہ ہنگامے کرتے ہیں اگرچہ ہمارے صوبے میں کالجز اور یونیورسٹی بند ہیں تو دوسرے صوبے میں بھی یونیورسٹیاں اور کالج بند ہیں۔ البتہ جہانتک پنجاب کا تعلق ہے وہاں پر صورت حال کچھ اچھی ہے وہاں کالج بند نہیں ہیں۔ باقی کراچی میں بند ہیں۔ اگر تعلیمی اداروں میں سیاست زور پکڑ تی ہے تو محکمہ تعلیم والوں کو چاہیئے وہ ان اداروں سے اس کو ختم کریں اور اس کے لئے ٹھوس اقدام کریں۔

پرنس یحیٰی جان: جناب والا! جہانتک سندھ کا سوال ہے وہاں تو کئی یونیورسٹیاں ہیں۔ آپ نے تو کراچی کی صرف بات کر دی ہے وہاں پر کافی آبادی ہے سندھ والے تو ساتھ ساتھ آزادی بھی مانگ رہے ہیں وہاں جئے سندھ کے نعرے لگتے ہیں۔ ہم تو آزادی نہیں مانگ رہے ہیں آپ وزیر ہیں آپ تعلیمی اداروں میں سیاست کی حوصلہ شکنی کریں۔ بجائے اس کے تعلیمی اداروں کا دوسرے صوبوں سے مقابلہ کریں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں۔

اس لئے تو تعلیم کا معیار روز بروز گرتا جا رہا ہے تو ہم گلہ کس سے کریں ؟

اسی لئے تو لوگ پنجاب سندھ وغیرہ سے آکر ڈومی سائیل ہو کر ہم پر حکومت کر رہے ہیں ۔

وزیر مواصلات :- جناب والا ہمارے کالجز بند نہیں ہیں میں بھی یہی کہہ رہا ہوں کہ تعلیمی اداروں کے معیار کو بہتر کرنے کے لئے کچھ کرنا چاہیئے ۔ میں صرف صوبہ سندھ کے کالجز کی پوزیشن بتا رہا تھا ۔

وزیر اعلیٰ :- جناب والا ! پرنس یحییٰ جان نے جو بات کی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے واقعی کالجز میں سیاست آگئی ہے آپ یہ دیکھیں کہ ان کالجز اور یونیورسٹیوں میں ان ہونہار بچوں کو کون سیاست پر اکسا رہا ہے ؟ کون سی سیاسی جماعت کا ہاتھ ہے یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے اور یہ پورے ملک میں ہے اور اسے حل کرنا ہے جہاں تک بلوچستان کی حکومت کا تعلق ہے یہ اقدام کر رہی ہے ہم تو چاہتے ہیں ہمارے بچے سیاست میں حصہ نہ لیں ان کو چاہیئے کہ وہ تعلیم میں حصہ لیں ۔ اس کے لئے تو ہمارے تمام ارکان چاہیئے وہ کسی جماعت سے تعلق رکھتے ہوں وزراء صاحبان سب مل کر کوشش کر سکتے ہیں ۔ اور اگر ہمارے تمام ساتھی مل کر کوشش کریں گے تو یہاں تعلیم کا معیار بھی بلند ہو جائے گا ۔ اور ترقی ہو گی ۔

اب ان ہونہار طالب علموں کا سیاست کا وقت نہیں ہے۔ مجھے ان پر رحم بھی آتا ہے اگر یہ بچے اچھی تعلیم حاصل کریں گے تو یہی نونہال اچھے ڈاکٹر اچھے انجنیئر اچھے سیاست دان بعد میں بن سکیں گے۔ میں سب سے کہوں گا کہ وہ تعلیمی ماحول اچھا بنانے کے لئے کوشش کریں

اعلانات / رخصت کی درخواستیں

مسٹر اسپیکر اب سکریٹری اسمبلی اعلانات پڑھ کر سنائیں گے۔

مسٹر اختر حسین خان

سکریٹری اسمبلی: سردار دینار خان کرد صاحب اپنی درخواست میں فرماتے ہیں کہ وہ کل سے بیمار ہیں لہٰذا ان کو آج کی رخصت دیجائے ۔

مسٹر اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا ممبر موصوف کے حق میں رخصت منظور کی جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی: حاجی عبید محمد نوتیزئی صاحب فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲/ جولائی ۱۹۸۷ کو وہ اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ لہٰذا ان کے حق میں اس دن کی رخصت

منظور کی جائے ۔

مسٹر اسپیکر:- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ؟
(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی:- سردار محمد یعقوب خان ناصر وزیر آب پاشی نے اپنی درخواست میں کہا ہے کہ وہ سرکاری دورے پر لورالائی جا رہے ہیں اس لئے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے ۔ لہٰذا ان کو آج کی رخصت دی جائے ۔

مسٹر اسپیکر:- سوال یہ ہے کہ درخواست منظور کی جائے ۔ ؟
(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی:- میر عبدالمجید بزنجو کی درخواست ہے کہ ضروری کام کے پیش نظر وہ آج کے اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے ۔ لہٰذا آج ان کو رخصت دیجائے ۔

مسٹر اسپیکر:- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ؟
(رخصت منظور کی گئی)

مسٹر اسپیکر:- اب وزیر مال اپنے مسودہ قانون کوئٹہ حصول اراضی

(رہائشی و ترقیاتی ایکٹ) کا مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۸۷ء (مسودہ قانون نمبر ۳ مصدرہ ۱۹۸۷ء) سے متعلق تحریک پیش کریں ۔

وزیر اعلیٰ :- جناب اسپیکر! چونکہ وزیر مال اپنی مصروفیات کی وجہ سے ایوان میں موجود نہیں ہیں لہٰذا میں آپ سے گزارش کروں گا کہ مذکورہ مسودہ قانون کو اگلے اجلاس تک ملتوی کیا جائے ۔

پرنس یحییٰ جان بلوچ :- (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا! جب کوئی وزیر مسودہ قانون یا ایسی چیز پیش کرتے ہیں تو ان کو ایوان میں حاضر ہونا چاہیئے ۔ اس دن بھی وزیر مواصلات کے پاس سوال تھے ہم تو چار مہینے میں کبھی کبھی سوالات کرتے ہیں ۔ لیکن وزیر صاحب موجود نہیں ہوتے تشریف نہیں لاتے اگر وہ بیمار تھے تو ٹھیک ہے اپنا علاج کریں یا کسی دوسرے کو بھیجدیں اس کا کیا مطلب ہے؟ جناب والا! جب کوئی چیز اسمبلی میں آتی ہے پوری تیاری کے بعد پرنٹ ہو کر آتی ہے لہٰذا اس کا احترام کرنا چاہیئے ۔

مسٹر اسپیکر :- جہاں تک جواب دینے کا تعلق ہے تو پارلیمانی سکریٹری بھی جواب دے سکتے ہیں ۔ لیکن جہاں تک قوانین کا تعلق ہے میں عرض کروں گا کہ وزراء صاحبان باقاعدگی سے اجلاس میں آیا کریں تاکہ جو بل یا مسودہ قانون پیش ہو رہا ہے ملتوی نہ ہو ۔

وزیراعلیٰ:۔ جناب اسپیکر! میں آپ سے اتفاق کرتا ہوں جیسا کہ جناب کے علم میں ہے کہ میں بار بار اسمبلی میں کہتا آیا ہوں منسٹر صاحبان اور ایم پی اے صاحبان کی یہ ذمہ داری اور فرض ہے کہ وہ اجلاس میں آئیں اور خاص طور پر وزراء صاحبان کی یہ ذمہ داری ہے بشرطیکہ وہ کسی اہم دورے پر نہ ہوں۔ یا علالت کی وجہ سے نہ آسکیں۔ جناب والا! انشاءاللہ آئندہ احترام کیا جائے گا۔

مسٹر اسپیکر:۔ سوال یہ ہے کہ مسودہ قانون مذکور پر غور و خوض ملتوی کیا جائے (مسودہ قانون پر غور و خوض اگلے اجلاس تک ملتوی کر دیا گیا)

مسٹر اسپیکر:۔ اب وزیر بلدیات اپنی تحریک پیش کریں۔

سردار احمد شاہ کیھتران

وزیر بلدیات:۔ جناب اسپیکر! بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون ۱۹۸۶ء جو ۱۹۸۶ء میں مجلس قائمہ کے سپرد کیا گیا تھا۔ اب چونکہ حکومت کو پالیسی پر نظر ثانی کرنا مقصود ہے لہٰذا میں ایوان سے استدعا کرتا ہوں کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۹۸ کے ذیلی قاعدہ نمبر۱ کے تحت مذکورہ مسودۂ قانون کو واپس لینے کی اجازت بخشی جائے۔

مسٹر اسپیکر:۔ سوال یہ ہے کہ بلوچستان لوکل گورنمنٹ کا ترمیمی مسودہ قانون ۱۹۸۶ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۹۸ کے ذیلی کے قاعدہ نمبر ا کے تحت واپس لینے کی اجازت دی جائے؟۔

آغا عبدالظاہر: مسٹر اسپیکر! یہاں تو ہمارے پاس میز پر کچھ بھی نہیں ہے ہمارے پاس کچھ نہ کچھ تو ہونا چاہیئے۔ یہ کس مسودہ قانون کی بات ہو رہی ہے۔

مسٹر اسپیکر:۔ یہ مسودہ قانون اکتوبر ۱۹۸۶ء میں پیش کیا گیا تھا اس وقت اس کی کاپیاں تمام اراکین اسمبلی کو پیش کی گئی تھیں۔

وزیر اعلیٰ:۔ جناب اسپیکر! میں ایوان کی اطلاع کے لئے وضاحت کروں گا کہ مذکورہ بل اکتوبر ۱۹۸۶ء میں پیش کیا گیا تھا اور اس بل میں آئین کے تحت غیر پارٹی بنیاد پر بلدیاتی انتخابات ہونا تھے۔ چونکہ اب پالیسی کے مطابق قانون میں ترمیم لازمی ہے۔ اس لئے اب یہ بل واپس لیا جا رہا ہے تاکہ دوسرا مسودہ قانون اسمبلی میں پیش کیا جائے۔ لہٰذا آپ سے اجازت چاہیئے کہ یہ بل واپس لیکر ہم ترمیم کے ساتھ مسودہ قانون اسمبلی میں پیش کریں۔

مسٹر اقبال احمد خان کھوسہ:۔ جناب اسپیکر! مسودہ قانون اسمبلی جو پیش ہوا تھا اس پر ایوان میں بحث ہونا چاہیئے تھی تاکہ پتہ چلتا کہ یہ کیا ہے اسے ایسے ہی واپس لے رہے ہیں۔

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا! میں معزز رکن کو بتلانا چاہتا ہوں کہ یہ مسودہ قانون پہلے ہی ایوان میں پیش کیا جا چکا ہے جس کے تحت بلدیاتی الیکشن سیاسی پارٹی کے بنیاد پر ہوں گے لیکن اب یہ نظر ثانی کے تحت نان پارٹی بنیادوں پر ہوں گے۔ لہذا ہم نے اس مقصد کے لئے ترمیم لانا ہے اور مذکورہ بل کو واپس لیا جانا مقصود ہے بلکہ اس کے لئے معزز رکن کو خوشی کا اظہار کرنا چاہیئے۔ یہ معاملہ پارلیمانی بورڈ میں پیش ہوگا اس کے بعد اسمبلی کے سامنے آئے گا اور اسمبلی جو فیصلہ کرے گی اس پر عمل ہوگا۔ لہذا اگلے اجلاس میں اس کے عوض اور بل پیش کیا جائے گا اس لئے موجودہ بل واپس لینے کی استدعا کی گئی ہے۔

پرنس یحییٰ جان بلوچ:۔ جناب والا! یہاں نوے فیصد تک مسلم لیگ کی اکثریت ہے بلدیاتی انتخابات کا سوال آتا ہے تو نان پارٹی بنیاد پر ہوں گے کیا مسلم لیگ بلوچستان یا پاکستان میں اتنی کمزور ہے کہ فیصلہ نہ کر سکے۔ کیا مسلم لیگ اکثریت کے بل بوتے پر اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں ہو سکتی!

وزیر اعلیٰ:۔ جناب والا! یہ بات نہیں ہے اس کا ذکر اس میں نہیں ہے جیسا کہ میں کئی بار کہہ چکا ہوں کہ جو مسودہ قانون اسمبلی میں پہلے پیش کیا گیا ہے اسے واپس لینے کے لئے گزارش کی گئی ہے اور اس مسودہ قانون

کے عوض ضروری ترمیم کے ساتھ ہم دوسرا مسودہ قانون اس ایوان میں
پیش کریں گے ۔

مسٹر اسپیکر:- اب سوال یہ ہے کیا تمام ممبران اس بات سے
اتفاق کرتے ہیں کہ بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد
وانضباط کار مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۹۸ کے ذیلی قاعدہ نمبر ۱
کے تحت مذکورہ مسودہ قانون کو واپس لینے کی اجازت دیجائے
(مسودہ قانون واپس لے لیا گیا)

مسٹر اسپیکر:- میں معزز اراکین اسمبلی جناب وزیر اعلیٰ اور وزراء صاحبان
کا مشکور ہوں کہ انہوں نے موجودہ اجلاس کی خوش اسلوبی سے انجام
دہی کے سلسلے میں مکمل تعاون کیا ۔ مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی ان کا
بھرپور تعاون ہمیں حاصل رہے گا ۔ ساتھ ہی میں پریس کا بھی شکر
گزار ہوں کہ انہوں نے اسمبلی کی کاروائی کی رپورٹنگ مثبت انداز
میں کی اور اس سلسلہ میں مکمل تعاون کیا اب سیکریٹری اسمبلی گورنر بلوچستان کا اعلان پڑھ کر سنائیں گے

Mr. Akhtar Hussain Khan
Secretary Assembly.

PROROGATION ORDER.

"In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973, I, General (Rtd) Muhammad Musa, H.J., Governor of Baluchistan, hereby prorogue the Provincial Assembly of Baluchistan, on Sunday the 5th July, 1987, after the session is over".

GENERAL (RTD) MUHAMMAD MUSA,
H. J.
Governor Baluchistan

وزیراعلیٰ:۔ جناب اسپیکر ! آپ کی اجازت سے ۔ قابل احترام جناب اسپیکر صاحب! میں جناب کا انتہائی ممنون ومشکور ہوں کہ بحیثیت اسپیکر آپنے اس ہاؤس کو جس طرح کنڈکٹ کیا ہے ۔ میں تمام معزز اراکین کا بھی مشکور ہوں جس طرح انہوں نے اسمبلی کے اس اجلاس میں حصہ لیا ۔ لہٰذا میں اپنے ساتھیوں اور تمام اراکین کا فرداً فرداً نیز اپنی بہنوں کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں ۔ جناب والا ! میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم اس روایت کو انشاء اللہ بلوچستان اسمبلی میں قائم کریں گے ۔ تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں موجودہ اسمبلی کی کاروائی کو دیکھ کر ان پر عمل کر سکیں ۔

جناب اسپیکر! ساتھ ہی ساتھ اگر میں پریس کے بارے میں بھی کچھ کہوں تو بے جا نہ ہوگا ۔ پریس نے ہمارے ساتھ پورا پورا تعاون کیا ہے میں ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں ۔ اس کے علاوہ میں اسمبلی اسٹاف اور متعلقہ افراد کا جنہوں نے اسمبلی کی کاروائی تحریر کی اور ٹیپ کی کا بھی مشکور ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں انہوں نے بڑی محنت سے کام کیا ہے لہٰذا میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ ضرور ان کی حوصلہ افزائی فرمائیں ۔ جناب اسپیکر ! میں جناب ڈپٹی اسپیکر صاحب کی اہلیت اور صلاحیت کی داد دیتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے بھی آپ کی غیر موجودگی میں اجلاس کی کاروائی کو بڑے اچھے طریقے سے چلایا (تالیاں)

جناب والا ! ان الفاظ کے ساتھ میں تمام اراکین اسمبلی ،

صحافیوں کا ممنون و مشکور ہوں اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم انشاءاللہ جلد ہی دوبارہ ملیں گے ۔ اور اچھی سے اچھی روایات اور اچھے سے اچھے قوانین اس اسمبلی میں لائیں گے ۔

جناب اسپیکر ! بلوچستان میں تعلیم کے متعلق کہتا ہوں کہ تعلیم اچھی چیز ہے اور اس کے بغیر انسان حیوان کہلاتا ہے مجھے امید ہے کہ ہم اس معزز ایوان کے اراکین کے تعاون سے اور ان کی مناسب تجاویز سے تعلیم کے معیار کو بہتر بنا سکیں گے اور اپنے بچوں کے تعلیمی معیار کو بلند سے بلند تر کر سکیں گے ۔ میں طلباء کو بتانا چاہتا ہوں کہ جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے ۔ ہم انشاءاللہ اس میں بخل اختیار نہیں کریں گے ۔ بلکہ ہم آپ کو ہر وہ چیز دینے کو تیار ہیں جس سے معیار تعلیم بڑھ سکے ۔

جناب اسپیکر ! آخر میں تمام اراکین کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو شاد و آباد رکھے آمین (تالیاں)

پرنس یحییٰ جان بلوچ :- جناب اسپیکر ! جام صاحب بڑے تجربہ کار آدمی ہیں اور وہ بلوچستان کی نمائندگی ۱۹۴۸ سے کرتے آرہے ہیں لیکن ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جو رولنگ اسپیکر دیتا ہے وہ فائنل ہوتی ہے اس کے بعد لیڈر آف دی ہاؤس بات نہیں کر سکتے ۔ لہٰذا گزارش ہے کہ وہ اسپیکر کے اعلان کے بعد پہلے اپنی بات ختم کریں ۔ اور آپ سے بھی گزارش ہے کہ آپ بھی اس بات کا نوٹس لیں ۔

Chief Minister. I had taken special permission of the Speaker for that purpose.

Prince Yahya Jan Baluch: But after ruling given by the Speaker he should honour it. Because we did not hear that Speaker told you. You just woke up and started talking.

مسٹر اسپیکر :۔ بہر حال یہ اسپیکر کا حق ہے کہ وہ کس کو بات کرنے کی اجازت دے
گورنر بلوچستان کے حکم کی روشنی میں اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے
(قبل دوپہر دس بجکر پینتالیس منٹ پر اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی ہو گیا)